السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم زندگی سے تا وفات شریف نماز میں ہاتھ سینے پر باندھتے اور رفع یدین کرتے اور آمین بالجہر فرماتے رہے یا نہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

سینے پر ہاتھ باندھنے اور رفع یدین کرنے کی روایات بخاری اور مسلم اور ان کی شروح میں بکثرت ہیں ان دونوں فعلوں کو ناجائز کہنا صحیح نہیں، علمائے حنفیہ مثلاً مولانا عبد الحیٰ لکھنوی مرحوم بکثرت اور مولانا رشید احمد گنگوہی مرحوم بھی ان کے قائل تھے۔

شرفیہ

دوام کے سوال کا جواب یہ ہے کہ اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نفس نماز پڑھنے پر دوام کیا ہے اور یقیناً کیا ہے تو پھر ان امور مذکورہ بالا پر جو احادیث متفقہ سے ثابت ہے دوام ان کا بھی ثابت ہے۔ ورنہ تفریق بذمہ مدعی ہے فعلیہ البیان بالبرہان ورنہ خرط القتاد اور سینہ پر ہاتھ باندھنے کی حدیث بحوالہ صحیح ابن خزیمہ بلوغ المرام میں بھی ہے۔

تشریح

از قلم حضرت مولانا عبید اللہ صاحب شیخ الحدیث مبارکپوری

علمائے اہلحدیث نماز میں سینہ پر ہاتھ رکھنے کے ثبوت میں تین حدیثیں پیش کرتے ہیں۔ پہلی حدیث ان کے نزدیک صحیح مرفوع متصل غیر معلل اور غیر شاذ ہے جو صحیح ابن خزیمہ میں بلفظ فوضع یدہ الیمنیٰ علی یدہ الیسریٰ علیٰ صدرہ مروی ہے۔

حافظ ابن حجر درایہ اور بلوغ المرام وغیرہ میں اور حافظ زیلعی نصب الرایہ جلد اول ص ۱۶۴ میں اور دوسرے مصنفین اپنی کتابوں میں اس حدیث کو ابن خزیمہ کی روایت بتاتے ہیں لیکن اس کی سند نہیں نقل کرتے حضرت شیخ نور اللہ مرقدہ (حضرت مولانا عبدالرحمن صاحب مبارک پوری رحمۃ اللہ علیہ) کے نزدیک بظاہر صحیح ابن خزیمہ کی یہ حدیث حسب ذیل سند سے مروی ہے عن عفان عن ھمام عن محمد بن حجارۃ عن عبد الجبار بن وائل عن علقمہ بن وائل و مولیٰ لھم عن ابیہ انتھی اور اسی سند سے مسلم شریف میں یہ متن بغیر زیادت علی الصدر کے بایں الفاظ مروی ہے ثم وضع یدہ الیمنی علی الیسری جلد اول ص ۱۷۳ مولوی انورشاہ کشمیری نے فیض الباری جلد نمبر ۲ ص ۲۶۶ میں، نیموی نے آثار السنن ص ۶۴ میں مولوی خلیل احمد نے بذل المجہود جلد نمبر ۲ ص ۲۵ میں گمولوی ذکریا نے الاوجز میں علی الصدر کی زیادتی کو معطل شاذ وغیرہ کو محفوظ اور حدیث کو مضطرب المتن بتایا ہے وجہ معطل ہونے کی مولوی انورشاہ مرحوم کے لفظوں میں یہ ہے۔ لانہ لم یعمل بہ احد من السلف ولا ذھب الیہ احد من الائمۃ انتھی اور زیادت مذکور کے غیر محفوظ اور شاذ ہونے کی وجہ یہ ہے کہ ابن خزیمہ کے علاوہ اس حدیث کو احمد نسائی 'ابوداؤد' ابن ماجہ وغیرہ نے مختلف طریق سے روایت کیا ہے لیکن کسی طریق میں یہ زیادتی نہیں ہے۔ مولوی انورشاہ کشمیر لکھتے ہیں والحاصل ان روایۃ وائل رواھا غیر واحد ولم یروھا احد علی لفظ ابن خزیمۃ وانما زادھا راوی بعد مرور الزمان فھو ساقط قطعاً فلا یحمد علیھا مع فقدان العمل بہ انتھی اور مضطرب المتن ہونے کی وجہ نووی کے لفظوں میں یہ ہے۔ اخرج ابن خزیمۃ فی ہذا الحدیث علی صدرہ والبزار عند صدرہ واخرج ابن شیبۃ تحت السرۃ انتھی۔ زیادت مذکور کے شذوذ و حدیث مذکور کے اضطراب کا جواب تحفہ الاحوذی جلد ص ۲۱۶ اور ابکار المتن ص ۱۰۱ تا ۱۰۳ میں بسط و تفصیل کے ساتھ مذکور ہے اور معلل ہونے کی وجہ کا جواب دینے کی ضرورت نہی جبکہ امام شافعی سے ایک روایت علی لاصدر کی آتی ہے ہے جیسا کہ حاوی میں مصرح ہے اور اگر بالفرض کوئی اس کا قائل نہ بھی ہوتہ اس کے معلل اور غیر محفوظ اور ساقط الاعتبار ہونے پر دلالت نہیں کرتا لانہ یحمل علی انہ لم یبلغ الحدیث المذکور احدا من الائمۃ الاربعۃ و غیرھم ھم المشھورون واما ان کون الحدیث متروک العمل بہ فی قرن الصحابۃ او التابعین علامۃ نسخہ او ضعفہ کما یدل علیہ کلام المنار کما صرح بہ فی التلویح فھو مما لا یلتفت الیہ وقد ردعلیہ الشوکانی فی اشراد الفحول والعلامۃ جمال الدین القاسمی فی قواعد التحدیث۔

دوسری حدیث

حدیث مسند احمد میں بسند ذیل مروی ہے جو عند الحنفیہ بھی حسن ہے قال الامام احمد فی مسندہٖ حدثنا یحی بن سعید عن سفیان ثنا سماک بن قبیصۃ بن ھلب عن ابیہ قال رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الخ نیموی نے اس حدیث کو بھی علیٰ صدرہ کو غیر محفوظ بتایا ہے جس کا جواب حضرت شیخ نے تحفۃ الاحوذی اور ابکار المنن میں بالتفصیل مرقوم فرمایا ہے۔ تیسری حدیث مراسیل ابی داؤد میں مروی ہے۔

فتاویٰ علمائے حدیث

جلد 3 ص 91-92

محدث فتویٰ